عصر حاضر کی جدید آن لائن کھیلوں کے فوائد و نقصانات اور ان کا شرعی حکم

Merits and Demerits of Contemporary E-Games: A Shariah perspective

ڈاکٹر عبد الحمید *

حافظ عبد الحنان حامد **

ABSTRACT

Internet Service has become the platform for every transaction as it made the universe a global village. In the last few decades, the world has witnessed especially in the COVID_19 that almost the world has switched on to online services instead of physical movements. The world economist started almost all kinds of business through online including games. Human being happened to be social animal but in this pandemic era they were made confined in their home; so, the gaming market took part in this period and played its role by providing various games to be played online to its inserters. Various games found on the internet having multiple purposes. Some of the games are very helpful to the beginners and some are very supportive to even handicaps but on the other hand some have been found against to the Islamic law. This study aims to analyze this area to find out the sharia ruling regarding the games being played online and it found that all the games can’t be painted with the same brush rather it needs detail to declare any game Islamic or un-Islamic. The games which contains material of how to rob, kill, attempt to commit crime, taking wine, sexual scenes and alike they are un-Islamic.

Keywords: *Islamic Law, Fatwa, online games.*

* لیکچرار، شریعہ اکیڈمی، انچارج شعبہ خط و کتابت کورس، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

** اسسٹنٹ پروفیسر، دعوہ اکیڈمی،، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

دین اسلام عالمگیر دین ہونے کے ساتھ ساتھ فطرتی دین بھی ہے جسکے احکام اور انسانیت کی فطرت میں یگانگت پائی جاتی ہے۔ شریعت کسی ایسے کام کا حکم نہیں دیتی جو انسانیت کی طاقت و وسعت سے باہر ہو۔ انسانی فطرت میں یہ بات شامل ہے کہ انسان ہر وقت کام میں مشغول نہیں رہ سکتا، بلکہ اسے اپنے کام کو مسلسل غور و فکر، دھیان اور توجہ سے کرنے کے لیے توانائی کے حصول کے لیے تفریح کی ضرورت ہوتی ہے، جسے وہ مختلف طریقوں سے حاصل کرتا ہے۔ انہی وسائل میں سے ایک وسیلہ مختلف کھیل کھیلنا ہے، خصوصا بچوں میں تفریح کے حصول کا یہ طریقہ نہایت پر کشش ہے۔ لیکن کھیل کھیلنے کے حوالے سے اس وقت لوگ دو انتہاؤں میں تقسیم ہیں؛ ایک وہ ہیں جو مختلف گیم کھیلنے میں اتنے غلو اور کثرت سے کام لیتے ہیں کہ وہ شرعی ضوابط کو بھول جاتے ہیں جبکہ دوسرے وہ لوگ ہیں جن کے ہاں بچوں شخصیت کا عنصر (Personality Development) کھیلوں سے دور رکھ کر پیدا کیا جا سکتا ہے۔ اور ایسے لوگ بچوں کو گیم کھیلنے سے دور رہنے کی تلقین کرتے ہیں۔ جبکہ علم نفس کے ماہرین (Psychologists)، کے ہاں بچوں میں شخصیت کے توازن اور عقل و جسامت کی صحیح نشو و نما کے لیے کھیل کھیلنا اتنا ضروری ہے جتنا کہ اس کے زندہ رہنے کے لیے کھانا کھانا ضروری ہے۔ اور معاشرے میں ناقص غور و فکر، طبیعت میں سستی اور اخلاق میں کج روی کے حامل اکثر وہی بچے ہوتے ہیں جو کھیلوں سے محروم ہوتے ہیں۔ اگرچہ کچھ وقت کے لیے کھیل کھیلنا شرعی لحاظ جائز اور درست عمل ہے لیکن ذرائع ابلاغ اور ٹیکنالوجی میں ترقی کے اس دور میں عصر قدیم کی (Outdoor games) کھیلوں سے الگ تھلگ (E-Games) گیمز کا ایک اپنا جہان پیدا ہو چکا ہے جس میں بین الاقوامی کمپنیاں آئے روز نت نئی گیمز بنا کر اپنے چاہنے والوں کے لیے سیر و تفریح کا سامان مہیا کرتے ہیں، جس کے نتیجے میں بچوں کے ساتھ ساتھ ہر عمر کے لوگوں کے لیے ایسی گیمز مارکیٹ میں آچکی ہیں جن کی وجہ آؤٹ ڈور گیمز کی جگہ اب ای گیمز نے لے لی ہے جبکہ کرونا وائرس (COVID-19)، نے تو بالکل لوگوں کو گھروں تک محدود کر دیا ہے جس کی وجہ سے ای گیمز کو جو پذیرائی ملی ہے وہ پہلے دیکھنے میں نہیں آئی۔ بین الاقوامی سطح پر ہر کمپنی اپنے مقاصد کو حاصل کرنے اور گیمز کھیلنے والوں کی بنیادی ضروریات کو سامنے رکھتے ہوئے گیمز تیار کرتی ہیں جن میں سے بعض گیمز ایسی ہیں جن کے کھیلنے کے نتیجے میں بنیادی ذمہ داریوں سے غفلت، شرعی احکام میں لاپرواہی، غیر اخلاقی عادات کا پیدا ہونا اور وقت کے ضیاع جیسے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔ اس بحث سیر و تفریح کے بارے شرعی ہدایات کی روشنی میں عصر حاضر میں انٹرنیٹ پر کھیلی جانے والی گیمز (E-Games)، کے بارے بنیادی معلومات بیان کرنے کے ساتھ ساتھ ان سے متعلقہ شرعی احکام اور فتاویٰ بیان کیے گئے ہیں جس میں مندرجہ ذیل عناصر شامل ہیں:

پہلی بحث: انٹرنیٹ پر کھیل کھیلنے کا مفہوم، اقسام اور فوائد و نقصانات

دوسری بحث: انٹرنیٹ پر کھیل کھیلنے کا شرعی حکم

تیسری بحث: انٹرنیٹ پر کھیل کھیلنے سے مرتب ہونے والے نقصانات کی ذمہ داری اور ان گیمز کی خرید و فروخت

بحث کا طریقہ کار: اس بحث میں استقرائی اور تحلیلی منہج کو اختیار کیا گیا ہے۔

سابقہ دراسات:

ہمارے علم کے مطابق اس موضوع سے متعلق اردو زبان میں کوئی مستقل بحث موجود نہیں جس میں دور جدید کی آن لائن گیمز کی اقسام، فوائد و نقصانات اور شرعی احکام خصوصا برصغیر کے علماء کے فتاویٰ کی روشنی میں بیان کیے گئے ہوں۔ البتہ عربی زبان میں اس موضوع پر مختلف پہلوؤں سے کام کیا گیا ہے جن میں خاص طور پر برصغیر کے علماء کے فتاوی کا ذکر نہیں ملتا، اس لیے اس موضوع کو ایک مستقل بحث کے لیے منتخب کیا گیا۔ عربی زبان میں جو کام ہوا ہے ان میں سے بعض کا ذکر ذیل میں ہے:

۱- سامی محسن ختاتنہ، **سيكولوجية اللعب** (دار الحامد بدون طبع و تاریخ) - اس بحث میں مقالہ نگار نے کھیل کو نفسیاتی طور پر ذکر کیا ہے کہ اس کے کھیلنے والے پر کیا اثرات ہوتے ہیں۔

۲- کریم بھا، **تاريخ الالعاب الاكترونيه**، مقالہ، ۱۴ اپریل، ۲۰۱۴، اس بحث میں مقالہ نگار نے انٹرنیٹ پت کھیلے جانی والی گیمز کی تاریخ بیان کی ہے کہ کس طرح سے یہ کھیلیں پروان چڑھی ہیں۔

۳- برتیمة سمیحہ، **الالعاب الاكترونيه العنيفة و علاقتهابانتشارظاهرةالعنف المدرسى** (رسالۃ الماجستیر فی علم الاجتماع، جامعۃ محمد خیضر، جزائر)۔ اس بحث میں مقالہ نگار نے خاص طور پر کھیلوں کے سوشل اثرات کے پہلو پر بات چیت کی ہے اور یہ کہ تدریسی سرگرمیوں پر اس کے کیا اثرات ہوتے ہیں۔

۴- منال بنت سلیم، **الالعاب الالكترونيه واحكامهاالشرعيه**، مجلۃ الجمعیہ الفقہیہ السعودیہ۔ اس بحث میں مقالہ نگار نے عرب اور خلیج ممالک میں کھیلی جانے والی گیمز کو خصوصا موضوع بنایا ہے اور اسی کے مطابق عرب کی کچھ تنظیموں کی ذمہ داری بیان کرنے کے ساتھ شرعی احکام بیان کیے ہیں۔ لیکن اس میں برصغیر کے علماء کے فتاوی کا ذکر نہیں ہے۔

پہلی بحث:

انٹرنیٹ پر کھیل کھیلنے (E-Games) کا مفہوم، اقسام اور فوائد و نقصانات

عمومی طور پر ایسی سرگرمی اختیار کرنا جس کے ذریعے بچوں سمیت بڑی عمر کے لوگ بھی تفریح حاصل کرنے اور عقلی، جسمانی اور وجدانی اعتبار سے اپنے سلوک و شخصیات کی بناوٹ اور مضبوطی کے لیے اختیار کرتے ہیں اسے کھیل کہتے ہیں[۱]۔ اور یہ ایسی سرگرمی ہوتی ہے جو کرنے والے پر لازم نہیں ہوتی بلکہ اپنے اختیار سے کوئی بھی اسے مقرر کردہ قواعد و ضوابط کے دائرے میں رہ کر ادا کر سکتا ہے[۲]۔

انٹرنیٹ پر کھیل کھیلنے کا مفہوم

ایسی کھیلیں جن کو مختلف پروگرامز کے ذریعے انٹرنیٹ پر رکھا جاتا ہے جس کے ذریعے کوئی بھی کھلاڑی ایک غیر حقیقی دنیا میں داخل ہو کر، پہلے سے طے شدہ قواعد و ضوابط کے ذریعے، موجود غیر حقیقی افراد کے ذریعے ایسے اہداف سر انجام دیتا ہے -[۳] جیسا کہ ایک حقیقی انسان حقیقی دنیا میں وہ کام کر رہا ہوتا ہے --اور وہ کھلاڑی اپنی کارکردگی کے مطابق ایک نتیجے پر پہنچ جاتا ہے۔ ایسی گیمز کو انٹرنیٹ کے ذریعے کمپیوٹر، لیپ ٹاپ، موبائل وغیرہ جیسے آلات (Devices) کے ذریعے کھیلا جاتا ہے اور یہ گیمز کھلاڑیوں کی مشارکت (Participation)، کے مطابق مختلف قسم کی ہوتی ہیں جو اپنے مقاصد، خصوصیات اور ممیزات کے اعتبار سے ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں[۴]۔

---

۱ سامی محسن ختاتنہ، سیکولوجیۃ اللعب (دار الحامد بدون طبع و تاریخ) ص ۱۸۴

۲ امین انور خولی، الریاضہ والمجتمع (کویت: المجلس الوطنی للثقافۃ والفنون الآداب، طبع ۱۹۹۶) ص ۱۹

۳ مؤسسہ عامہ للتعلیم الفنی والتدریب المھنی، اساسیات الکھرباء والاکترونیات (طبع ۱۴۲۷ھ) ص ۱۰؛ محمد قعقع، الاکترونیات الاساسیۃ (جامعہ دمشق، طبع 2015) ص ۱۶

۴ انٹرنیٹ پر گیمز کے حوالے سے مختلف کمپنیز کام کر رہی ہیں جن میں ہالینڈ کی فلپس، کوریا کی پیناسونک، سونی اور جاپان کی مختلف کمپنیاں شامل ہیں۔ آن لائن گیمز کی تاریخ اتنی پرانی نہیں ہے بلکہ انیسویں صدی دوسرے میں اس کی ابتدا ہوئی اور یہ ۱۹۷۲ کی بات ہے جب ایک فرد کے کھیلنے والی گیم سنوکر میدان میں آئی، اس کے بعد انٹرنیٹ پر گیم کھیلنے کے بڑھتے ہوئے رجحان کو دیکھ کر یہ کمپنیاں متحرک ہوئیں اور مختلف مقاصد و خصوصیات والی گیمز بنائیں جنہوں نے آج کی دنیا میں آؤٹ ڈور گیم کی جگہ لے لی ہے اور ان گیمز کو کھیلنے والا شخص ایسے ہی محسوس کرتا ہے جیسا کہ وہ خود اس گیم کو کھیل رہ ہے۔ اس کے بعد فٹبال گیم ۱۹۷۹ میں بنی جس میں ایک فرد کی بجائے ایک پوری ٹیم کھیل سکتی تھی۔ اور پھر آہستہ آہستہ جہازوں والی گیمز، کاروں کی گیمز، لڑائیوں والی گیمز مارکیٹس میں آئیں۔ اور آج بین الاقوامی مارکیٹ ای گیمز سے بھری پڑی ہے

انٹرنیٹ پر کھیلی جانی والی کھیلوں کی اقسام

اس وقت بین الاقوامی سطح پر ایسی کمپنیوں، جو ایسی گیمز تیار کرتی ہیں جو انٹرنیٹ کے ذریعے کھیلی جاتی ہیں ، نے اپنے کاروبار کو بڑھانے اور زیادہ سے زیادہ کھلاڑیوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے ان کی بنیادی خواہش اور ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے مختلف گیمز تیار کی ہیں جن کو مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

پہلی قسم: عمر (Age) کے اعتبار سے مختلف کھلاڑیوں کے لیے گیمز

- **بچوں سے متعلقہ گیمز:** انٹرنیٹ کے ذریعے کھیلی جانی والی ایسی گیمز جو بچوں کی عمر کے اعتبار سے مختلف مرحلہ کے لیے مختلف گیمز پائی جاتی ہیں؛ جیسا کہ تین سال کے بچوں کے لیے الگ گیمز ہیں چھے سال کے بچوں کے لیے الگ گیمز ہیں۔ ان میں بچوں کی عقلی، فکری اور ادراکی صلاحیتوں کو مد نظر رکھا گیا ہے۔
- **بالغ لوگوں سے متعلقہ گیمز:** جب انسان کی فکر قدرے پختہ ہو جاتی ہے اور وہ خود سے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت اختیار کر لیتا ہے تو اس اعتبار سے الگ گیمز ہیں جن کو سن طفولت والے بچے نہیں کھیل سکتے۔
- **عام لوگوں کے لیے گیمز:** عام لوگوں کے لیے گیمز تیار کی جاتی ہیں جن میں کسی خاص عمر کا اعتبار نہیں کیا جاتا اور نہ ان کے اہداف متعین ہوتے ہیں، ایسی گیمز بچے بھی کھیل سکتے ہیں۔

دوسری تقسیم: اہداف کے اعتبار سے گیمز کی اقسام

اہداف کے اعتبار سے گیمز کی دو اقسام ہیں:

- **تعلیمی اہداف:** ایسی گیمز جن کے کھیلنے سے انسان کے تعلیمی اہداف بڑھتے ہیں، اور ان گیمز کو ایک مقرر وقت کے اندر مکمل کرنا ضروری ہوتا ہے تاکہ مقررہ ہدف حاصل ہو سکے[1]۔ جن میں مختلف

جن میں سے بعض بالکل مفت میں کھیلی جا سکتی ہیں اور بعض کو کچھ رقم ادا کر کے خرید کر مختلف لوگ، مختلف جگہوں میں بیٹھ کر مقابلہ کے طور پر کھیل سکتے ہیں۔ اور کمپنیوں کے آپس میں مقابلے نے ان کی قیمتوں کو بھی عالمی مارکیٹ میں کم کر دیا ہے۔ اس وقت فورٹ نائٹ گیمز کا چرچہ ہر زبان زد عام ہے جس کو کھیلنے والے ملینلوگ ہیں جسو کی وجہ یہ ہے کہ اس گیم کو کسی بھی ڈیوائس پر جیسا کہ سمارٹ فون ہے، کھیلا جا سکتا ہے اور اس میں جنگوں اور لڑائیوں کے مختلف معرکوں کو بنیادی ہدف بنایا گیا ہے جس کو کھیلنے والا ایسے محسوس کرتا ہے جیسا کہ وہ خود میدان جنگ میں لڑائی کر رہا ہے۔ کریم بھا، تاریخ الالعاب الالکترونیہ، مقالہ، ۱۴اپریل، ۲۰۱۴

۱ دیکھئے: محمد عطیہ خمیس، منتوجات تکنولوجیا التعلیم (دار السحاب، طبع ۱۹۰۰) ص ۲۲۵

سوالات کا حل، سخت ترین راستوں میں سے آسان ترین راستہ کی تلاش ایک مقرر وقت میں مطلوب ہوتی ہے جس سے طلبہ کے اندر مشکلات سے نمٹنے اور غیر نصابی سرگرمیوں میں حصہ لینے کی دلچسپی پیدا ہوتی ہے۔

- **تفریحی اہداف:** کچھ گیمز ایسی ہوتی ہیں جن کا مقصد صرف اور صرف تفریح پیدا کرنا ہوتا ہے، ان سے سلبی یا ایجابی آثار کا حصول ھدف نہیں ہوتا۔

تیسری قسم: وسائل کے اعتبار سے گیمز:

وسائل کے اعتبار سے گیمز کی تین اقسام ہیں:

- **ویڈیو گیمز:** ایسی گیمز جو کسی ایک خاص کمپنی کی ہیں اور انہی کی بنائی ہوئی ڈیوائس میں چل سکتی ہے۔ اس کے دوران کوئی اور کام یا کوئی اور گیمز اس پر نہیں چل سکتی، مثلا سونی کی گیمز صرف اسکی اپنی بنائی ہوئی ڈیوائس پر اور مائکروسافٹ کی گیمز اس کی بنائی ہوئی ڈیوائس پر چلتی ہیں۔
- **کمپیوٹر گیمز:** ایسی گیمز جن کو کمپیوٹر میں انسٹال کر کے کھیلا جاتا ہے۔ ان گیمز میں تعلیمی، تجارتی اور صنعتی مقاصد کار فرما ہوتے ہیں۔ ایسی گیمز کسی بھی ڈیوائس یا کمپیوٹر پر کھیلی جا سکتی ہیں۔
- **انٹرنیٹ گیمز:** ایسی گیمز جن کو آن لائن کھیلا جا سکتا ہے۔ ان میں صرف ایسی ویب سائٹس جہاں وہ گیمز پڑی ہوں ان تک رسائی ہونے کے بعد وہاں اکاؤنٹ بنانے کی ضرورت ہوتی ہے اور وہاں دی گئی معلومات اور ہدایات کے مطابق ان کو چلایا جا سکتا ہے۔

تیسری قسم: کھلاڑیوں کی تعداد کے اعتبار سے گیمز کی اقسام

کھلاڑیوں کی تعداد کے اعتبار سے گیمز دو قسم کی ہوتی ہیں:

- ایسی گیمز جن کو استعمال کرنے کے لیے صرف ایک کھلاڑی کی ضرورت ہوتی ہے۔
- ایک سے زیادہ کھلاڑیوں والی گیمز: ایسی گیمز جن میں ایک سے زیادہ کھلاڑیوں کی ضرورت ہو، تاکہ ایک دوسرے مقابلہ ہو سکے۔ جیسا فٹبال، کرکٹ اور لڑائیوں کی گیمز ہیں[1]۔

---

۱ برتیمۃ سمیحہ، الالعاب الالکترونیہ العنیفۃ وعلاقتھا بانتشار ظاھرۃ العنف المدرسی (رسالۃ الماجستیر فی علم الاجتماع، جامعۃ محمد خیضر، جزائر) ص۶۸

پانچویں قسم: کھیل میں موجود مقصد کے اعتبار سے اقسام

کھیل کے ہدف اور کھیل کی بنیادی فکر کے اعتبار سے کھیل کی مختلف اقسام ہیں:

- **غور و فکر والی گیمز:** ایسی گیمز جن کو کھیلنے کے لیے غور و فکر کی ضرورت ہو جیسا کہ شطرنج، آسان راستہ تلاش کرنا، کسی نقشے کو توڑ کو دوبارہ جوڑنا وغیرہ جیسی گیمز اس میں شامل ہیں۔
- **ایکشن گیمز:** ایسی گیمز جن میں کھیلنے والے سے جلدی جلدی کام کرنے کا مطالبہ ہوتا ہے اور ان کا تعلق عموما لڑائی اور قتال وغیرہ سے ہوتا ہے۔ کہ ان میں مختلف مراحل سے گزر کر کھلاڑی ایک معینہ ہدف تک پہنچتا ہے اگر غفلت اور سستی ہو جائے تو اسے نقصان کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔
- **نظم وضبط سکھانے والی گیمز:** ایسی گیمز جن میں کسی کام کو ایک مقرر طریقے کے مطابق کیا جاتا ہے ان میں طے شدہ طریقے کو اپنانا ضروری ہوتا ہے خصوصا جنگ میں جو پلاننگ کی جاتی ہے، کس طرح جنگ جیتنی ہے، کہاں کہاں لوگوں کو ایک قلعے میں ٹھہرانا ہے، کس طرح حملہ کرنا ہے وغیرہ[1]۔
- **رعب و دبدبہ والی گیمز:** ایسی گیمز جن کا مقصد کھلاڑی میں بہادری اور شجاعت کے جذبے کا ابھارنا اور زیادہ کرنا ہے۔ ایسی گیمز میں کھلاڑی کے پاس بلند پایہ ہمت کا ہونا ضروری ہے تاکہ وہ مختلف خطرناک مراحل سے ہوتا ہوا ان گیمز میں مقررہ ہدف کو آسانی سے حاصل کر سکے[2]۔
- **انعامات کے حصول کی گیمز:** ایسی گیمز جن میں مختلف کھلاڑی ایک یا مختلف جگہوں میں بیٹھ کر مختلف قسم کے انعامات کو حاصل کرنے کے لیے مقابلہ کرتے ہیں[3]۔
- **پرانی گیمز:** ایسی گیمز جو اسی نہج پر بنائی گئی ہوں جو انٹرنیٹ پر کھیلی جانی والی گیمز سے پہلے پائی جاتی تھیں، جیسا کہ پتوں سے کھیلنا ہے، شطرنج ہے وغیرہ[4]۔

انٹرنیٹ پر گیمز کھیلنے کے فوائد و نقصانات

موجودہ دور میں مختلف بین الاقوامی اداروں نے انٹرنیٹ پر کھیلی جانی والی گیمز کے بارے میں فوائد نقصانات کو بیان کیا ہے کہ ان گیمز کے نقصانات نشہ آور چیزوں سے بھی بڑھ کر ہیں تاہم نقصانات کے ساتھ ساتھ ان کے

---

۱ https;//ar.wikipedia.org

۲ صحیفہ مکہ کی ویب سائٹ دیکھیں: https;//makkahnewpaper.com

۳ https://ar.wikipedia.org

۴ ایضا

فوائد سے انکار نہیں کیا جا سکتا[1]۔ ہاں نقصانات سے بچتے ہوئے فوائد کو کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے اس بارے میں پیش رفت کرنے کی ضرورت ہے اور وہ یوں کہ ان گیمز کو کھیلنے کے اوقات اور عمر کے مختلف مراحل کے لحاظ سے مناسب گیمز کھیلنے سے ان نقصانات کو کم کیا جا سکتا ہے۔ البتہ فوائد مندرجہ ذیل ہیں:

انٹرنیٹ پر گیمز کھیلنے کے فوائد

تربیتی فوائد: عصر حاضر میں انٹرنیٹ گیمز بچوں کے لیے بہت متحرک اور اہم طریقہ ہے جس کے ذریعے بچے کے اندر کوئی عادت پیدا کی جا سکتی ہے۔ بچہ اگر سکول میں کسی سبجیکٹ میں سست روی کا شکار ہے یا اسے جلدی سمجھ نہیں آتی تو اسے ایسی گیمز جو اسی سبجیکٹ سے متعلقہ ہوں، کے سامنے بٹھا دیں تو بچے کے اندر موجود اس مشکل پر قابو پایا جا سکتا ہے اور آج کل بچے اس طرح سے بہت زیادہ سیکھ رہے ہیں[2]۔

اچھی عادات کا حصول: فارغ اوقات میں انٹرنیٹ پر گیمز کھیلنے والے بچے تفریح کے حصول کے ساتھ ساتھ اپنے خیالات اور فکر میں وسعت بھی پیدا کرتے ہیں بچوں میں ذہنی اور بدیہی قوت کو پروان چڑھاتی ہیں[3]۔

اجتماعی کام میں قیادت کی صلاحیت: بعض ایسی گیمز ہیں جن میں ایسے کام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے جن سے قیادت کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے[4]۔

معذور بچوں کی ذہنی نشوونما: انٹرنیٹ پر گیمز کھیلنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس کا رد عمل کھیلنے والے کی زندگی پر کچھ عرصہ تک رہتا ہے، یہی گیم اگر کوئی معذور بچہ کھیلے تو اس پر بھی وہ رد عمل ایک مدت تک رہتا ہے جس

---

۱ ایک رپورٹ کے مطابق انٹرنیٹ پر گیمز کھیلنے کی وجہ سے پوری دنیا میں تقریبا ۱۷۵۰۰۰ مریض ہیں، اس رپورٹ کو اس ویب سائٹ پر دیکھا جا سکتا ہے: https://www.psychiatry–house.com، اور یہ رپورٹ دار الطب النفسی (psychology Medical Center)، کی ہے۔ اسی طرح جامعۃ الامام میں ایم فل کی سطح پر ایک تحقیق بعنوان: "ظاهرة إدمان الأطفال للألعاب الالكترونية–دراسة ثقافية ميدانية" کے مطابق تقریبا ۲۸٪ بچے انٹرنیٹ پر مسلسل گیمز کھیلنے کی عادی بن چکے ہیں۔ جس کو عربی نیوز پیپر سبق نے ۱۹ جولائی ۲۰۱۴ کو شائع کیا۔

۲ ڈاکٹر عبد اللہ بن عبد العزیز الهدلق، ایجابیات وسلبیات الالعاب الالکترونیۃ ودوافق ممارستها من وجهۃ نظر طلاب التعلیم العام بمدینۃ الریاض، ص ۱۷

۳ وسام سالم نایف، تاثیر الالعاب الالکترونیہ علی الاطفال: دراسہ وصفیہ تحلیلیۃ للفئات العمریۃ من ۷-۱۰ سنۃ، ص ۲۰

۴ فوائد الالعاب الالکترونیہ لتعزیز التفاعل وتحسین القدرات۔ یہ مقالہ https://www.hiamag.com ویب سائٹ پر ۲۶-۰۲-۲۰۱۷ سے موجود ہے

سے اس کی ذہنی نشو و نما ہونے کے ساتھ اس کی جسمانی نشو و نما بھی ہوتی ہے؛ اسی طرح کمپیوٹر سکرین پر بھی ایسا بچہ فعال ہو جاتا ہے[۱]۔

انٹرنیٹ پر گیمز کھیلنے کے نقصانات

تعلیمی نقصانات: انٹرنیٹ پر گیمز کا مسلسل استعمال تعلیمی اور تدریسی صلاحیتوں پر انتہائی نقصان دہ اثرات چھوڑتا ہے؛ جن میں تدریسی کاموں سے پہلو تہی کرنا، عدم توجہ اور سستی جیسے عناصر کا پروان چڑھنا، روزمرہ کے کاموں میں خلل کا واقع ہونا، جیسے نقصانات شامل ہیں[۲]۔

خطرناک مرض کا اندیشہ: انٹرنیٹ پر تسلسل کے ساتھ گیمز کھیلنا خصوصاً بچوں میں خطرناک امراض کو جنم دیتا ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق جاپان میں مسلسل انٹرنیٹ پر گیمز کھیلنے کی وجہ سے تقریباً ۷۰۰ کے قریب بچے زمین پر گرنے جیسی مرض میں مبتلا ہوئے ہیں جس کا سبب سکرین سے نکلنے والی شعائیں ہیں[۳]۔

صحت کے نقصانات: انٹرنیٹ پر مسلسل گیمز کھیلنا خاص طور پر بچوں میں کمر اور سر درد کے ساتھ ساتھ دماغی نقصانات کا بھی سبب بنتا ہے۔ اسی طرح ان گیمز میں ہاتھوں کے ذریعے بٹن دبانے کے وجہ سے انگلیوں کے درد کا مرض بھی لاحق ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ مسلسل بیٹھ کر گیمز کھیلنا موٹاپے کا اور وٹامن ڈی کی کمی کا بھی سبب ہے[۴]۔

معاشرتی اور سماجی نقصانات: آن لائن گیمز کھیلنے سے دوسروں سے ربط و تعلق کی مہارتوں کو کم کر دیتا ہے۔ خاص کر بچوں میں اس کا نقصان جلدی ظاہر ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے بچے بہت جلدی ذہنی اور عصابی کمزوریوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ بسا اوقات یہ گیمز کھیلنے والے کو غیر اخلاقی حرکات کا عادی بنا دیتی ہیں جسکی وجہ سے کئی

---

۱ سماہر بنی عطاء، التآزر البصری الحرکی للاطفال المعاقین، اس مقالہ میں اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ انٹرنیٹ پر گیمز کھیلنے کی وجہ سے معذاور بچے مختلف مہارتوں جیسے لکھنا، ڈرائنگ کرنا، قینچی کا استعمال، کپڑے بدلنا وغیرہ سیکھ لیتا ہے۔

۲ ایم فل رسالہ بعنوان: ایجابیات الالعاب الالکترونیہ التی یمارسھا اطفال الفئۃ العمریۃ (۳-۶) سنوات وسلبیاتھا من وجھۃ نظر الامھات ومعلمات ریاض الاطفال، مقالہ نگار: نداء سلیم ابراہیم، کلیۃ العلوم التربویہ، جامعۃ الشرق الاوسط، ۲۰۱۶

۳ حمود سلیمۃ، الادمان علی الانترنت اضطراب العصر، مجلۃ العلوم الانسانیۃ والاجتماعیۃ، شمارہ نمبر: ۲۱، دسمبر ۲۰۱۵،

۴ ریان علی حمود، محوامیۃ الالعاب الالکترونیۃ، ص ۱۶-۵۱

مرتبہ اس کا نتیجہ خود کشی کرنے پر بھی مرتب ہوتا ہے۔ جیسا حال ہی میں Bluefish یا Death جیسی گیمز میں ہوا ہے[۱]۔

شرعی اور ایمانی نقصانات: انٹرنیٹ پر موجود گیمز میں شرعی اور ایمانی خلاف ورزیاں پائی جاتی ہیں جن کی وجہ سے ایسی گیمز کھیلنا منع ہے۔ مثلاً کئی ایک گیمز ہیں جن میں قتل سکھانا، شراب پینا[۲]، جادو کرنا، جادو کی تعلیم حاصل کرنا، کافروں کی عیدیں منانا جیسے کہ ہولو اور کرسمس عیدیں ہیں، بتوں کی پوجا کرنا، مندر جانا[۳]۔ اسی طرح دوسروں کو قتل کر کے یا خود کشی کر کے خوشی منانا، جوا کھیلنا، چوری کرنے کے طریقے سیکھنا[۴]، دوسروں کو مالی نقصان پہنچانا، جنسی بے راہ روی اختیار کرنا، جنسی مناظر دکھانا[۵]، خاوند بیوی کے مابین خیانت کرنے کا معمول وغیرہ ایسی قباحتیں ہیں جو ان گیمز کے ذریعے سکھائی جاتی ہیں جن سے بچنا ضروری ہے۔

---

۱ Blue Fish انٹرنیٹ پر ایسی گیم ہے جس میں تقریبا ۵۰ مراحل ہیں۔ ہر مرحلے پر کھلاڑی کو اپنے مکمل کھیلے ہوئے مرحلے کی تصویر یا ویڈیو بھیجی پڑتی ہے تا کہ اسے اگلا مرحلہ کھیلنے کے لیے مل سکے۔ ابتداوالے مراحل مین کوئی ایسا نقصان دہ چیز نہیں ہے، صرف کسی کاغذ پر مچھلی کی تصویر بنانا یا میوزک سننا وغیرہ ہوتا ہے البتہ آہستہ آہستہ نقصان دہ مقابلے شروع ہو جاتے ہیں جن میں مار کٹائی، اپنے جسم کو مختلف طریقوں سے تکلیف پہنچانا وغیرہ ہوتا ہے۔ اور آخری مرحلے میں کھلاڑی سے خود کشی کرنے کا مطالبہ کیا جاتا ہے: ڈاکٹر جرج طریف، لعبۃ الحوت الازرق لعبۃ الموت، الراءی نیوز پیپر، اردن، تاریخ: ۲۳-۰۶-۲۰۱۸

۲ آن لائن عموما تمام گیمز میں شراب نوشی کی جاتی ہے، جب کوئی ایک پارٹ مکمل ہوتا ہے تو ایک کلب میں کھلاڑی کو جگہ دی جاتی ہے وہاں شراب، میوزک اور اس سر متعلقہ کام کیا جاتے ہیں۔

۳ مثلا PUBG گیم ہے اس میں مندر بنائے گئے ہیں، لوگ وہاں جا کر عبادت کرتے ہیں۔ لڑائی کی جاتی ہے۔ اسی طرح ایک گیم ہے Rise of tomb raider اس میں بتوں کی پوجا کے مناظر ہیں، کہ بتوں کی پوجا کب کرتے ہیں، جب سختی آئے تو پھر مندر جاتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

۴ جیسے کہ ایک گیم ہے Grand theft auto اس میں چوری کے طریقے سکھائے جاتے ہیں۔ اسی طرح اس میں بم بلاسٹ کیسے کرنا ہے اور کہاں کرنا ہے اسی میں سکھایا جاتا ہے۔

۵ محو امیۃ الالعاب الالکترونیۃ، ص۱۶-۵۱، Witcher three: wild hunt ایک گیم ہے جس میں اس طرح کے جنسی، رعیاں مناظر دکھائے جاتے ہیں۔ اسی طرح یہ گیم جادو کرنے اور کروانے کے متلف طریقوں پر مشتمل ہے۔

دوسری بحث:

انٹرنیٹ پر کھیل کھیلنے (E-Games) کا شرعی حکم

جدید دور میں انٹرنیٹ پر کھیلے جانے والی بعض گیمز نرد اور شطرنج وغیرہ کی طرح ہی ہیں البتہ صرف انہیں انٹرنیٹ پر کھیلا جاتا ہے۔ ان گیمز کے شرعی حکم کے بارے میں متقدمین فقہا کی تین طرح کی آراء پائی جاتی ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

پہلی رائے: کھیلوں کا تعلق معاملات اور ان کاموں سے ہے جن میں اصل مباح ہونا ہے بشرطیکہ اعتدال سے کھیلی جائیں اور فرائض کی ادائی سے دوری اور کسی کو نقصان پہنچانے کا سبب نہ بنے[1]۔ ابن قدامہ[2]، ابن تیمیہ[3]، اور عزابن عبد السلام[4] نے یہی رائے اختیار کی ہے۔ اور جدید دور کی کھیلوں کا بھی یہی حکم ہے[5]۔

دوسری رائے: لہو ولعب اور کھیلوں میں اصل یہ ہے کہ یہ حرام ہیں سوائے ان کھیلوں کے جن کا کھیلنا دلیل سے ثابت ہو یا ان سے جہاد و قتال میں مدد لی جا سکے[6]۔ فقہائے احناف[7] اور بعض مالکی فقہا[8] نے اس رائے کو اختیار کیا ہے کہ دور جدید کی کھیلوں کا جواز کسی صریح نص سے ثابت نہیں ہے لہذا کھیلنا بھی جائز نہیں ہے، بلکہ ان گیمز میں کئی ایسے مراحل ہیں جن میں شریعت کی واضح مخالفت پائی جاتی ہے، علاوہ ازیں ان میں صحت، نفسیاتی اور سماجی نقصانات پائے جاتے ہیں اس لیے بھی یہ حرام ہیں۔

---

۱ دیکھئے: ایم فل رسالۃ بعنوان: ممارسۃ المرایۃ للریاضۃ فی الفقہ الاسلامی، رسالہ نگار: لولوۃ بنت نصیف العنزیٰ، جامعۃ طیبہ المدینۃ المنورۃ، کلیۃ الآداب والعلوم الانسانیۃ، ۲۰۱۴ص ۵۹

۲ ابن قدامہ، عبد اللہ بن احمد، المغنی (بیروت: دار الفکر، طبع اول: ۱۴۰۵ھ) ۱۰/۱۷۱

۳ ابن تیمیہ، شیخ الاسلام، احمد عبد الحلیم، مجموع الفتاوی (مکتبہ ابن تیمیہ، طبع دوم،) ۳/۲۱۶

۴ عزابن عبد السلام، قواعد الاحکام فی مصالح الانام (قاہرہ: مکتبۃ الکلیات الازہریہ، طبع ۱۴۱۴ھ) ص ۵/۲۰۵

۵ اسلام ویب، مرکز الفتوی، فتوی نمبر: ۱۲۳۹۰

۶ ممارسۃ المرایۃ للریاضۃ فی الفقہ الاسلامی، ص ۶۰

۷ کاسانی، علاء الدین، بدائع الصنائع (بیروت: دار الکتاب العربی، طبع دوم ۱۹۸۲م) ۶/۲۰۶؛ ابن نجیم، الاشباہ والنظائر (مطبعۃ وادی النیل) ۱/۶۰

۸ دسوقی، محمد بن احمد، حاشیۃ الدسوقی (بیروت: دار الفکر، طبع بدون تاریخ) ۴/۱۶۷

تیسری رائے: مجموعی طور پر ان گیمز کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور نہ ہی ان کے کھیلنے کی حاجت ہے لہذا ایسی گیمز کا چھوڑنا ہی بہتر ہے ، گویا کہ ان کا کھیلنا مکروہ ہے، ہاں اگر جہاد و قتال کے لیے معاونت مل سکے تو پھر ٹھیک ہے ورنہ نہیں[۱]۔ امام مالک[۲]، امام شافعی[۳] اور بعض حنبلی فقہا[۴] کا یہی نظریہ ہے۔

پہلے قول کے دلائل اور ان کا تجزیہ

پہلی دلیل: اللہ تعالی کا فرمان ہے:(وہی ذات ہے جس نے پیدا کیا تمہارے لیے جو کچھ بھی زمین میں ہے)[۵]۔

اس آیت کا یہی مفہوم کے مطابق یہ کھیلیں بھی فائدے کے لیے ہیں لہذا جب تک ان کی حرمت کی دلیل نہیں ملے گی تو یہ مباح ہیں[۶]۔

دوسری دلیل: ((عن عائشة ﷺ قالت كنت ألعب بالبنات عند النبي ﷺ وكان لي صواحب يلعبن معي فكان رسول الله ﷺ إذا دخل يتقمعن منه فيسربهن إلي فيلعبن معي))

(حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں چھوٹی لڑکیاں اپنی سہیلیوں کے ساتھ نبی کی موجودگی میں کھیلا کرتی تھی ،تو آپ ﷺ جب آتے تو وہ چھپ جاتی تھیں تو آپ ﷺ بہت خوش ہوتے اور وہ میرے ساتھ کھیلتی رہتی تھیں)۔

اس حدیث میں بھی نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اپنی سہیلیوں کے ساتھ کھیلنے میں کوئی انکار نہیں کیا بلکہ ان کی حوصلہ افزائی کی ہے؛ اس لیے کہ ایک تو اس سے بدنی راحت ملتی ہے اور دوسرا یہ کہ چھوٹی لڑکیان عموما ایسے کھیل کھیلتی ہیں جن سے ان میں گھر کے کام کاج کرنے کا طریقہ آتا ہے۔اور اس کا فائدہ مستقبل میں میں ان کو ہوتا ہے۔

---

۱ ممارسة المرأة للرياضة في الفقه الاسلامی، ص ۶۰

۲ ابن رشد، قرطبی، البیان والتحصیل (بیروت: دار الغرب الاسلامی، طبع دوم، ۱۴۰۸ھ) ۱۷/ ۵۷۷

۳ ماوردی، علی بن محمد، الحاوی الکبیر (بیروت: دار الکتب العلمیہ، طبع اول ۱۴۱۹ھ) ۱۵/ ۱۸۳

۴ ابن قیم جوزیہ، مدارج السالکین (بیروت: دار الکتاب العربی، طبع ثالث: ۱۴۱۶ھ) ۱/ ۱۲۱

۵ القرآن، ۲: ۲۹

۶ نیسابوری، نظام الدین الحسن بن محمد، تفسیر غرائب القرآن ورغائب الفرقان (بیروت: دار الکتب العلمیہ، طبع اول ۱۴۱۶ھ) ۳/ ۱۵۴

اسی طرح پہلے قول کے حامل فقہا نے مسجد نبوی ﷺ حبشیوں کے کھیلنے[1] اور نبی کریم ﷺ کے سیدہ عائشہ کے ساتھ دوڑ کے مقابلے[2]، نبی کریم ﷺ نے مضمر اور غیر مضمر گھوڑوں میں دوڑ کا مقابلہ کروایا[3]" سے بھی استدلال کیا ہے۔ کیونکہ ان احادیث میں جانوروں کے مقابلے کروانا، تیر اندازی کرنے کا جواز ہے جو کہ خود نبی کریم ﷺ نے کروائے اور صحابہ نے یہ کام کیے۔

دوسرے قول کے دلائل

عموماً گیمز کا کھیلنا حرام ہے سوائے ان گیمز کے جن کے کھیلنے کے جواز کے لیے واضح نص موجود ہو یا ان سے جہاد و قتال کے لیے معاونت لی جائے۔ اس موقف کے حامل فقہا نے مندرجہ ذیل دلائل اپنے موقف کی تائید میں پیش کیے ہیں:

پہلی دلیل: اللہ تعالی کا فرمان ہے: (اور لوگوں میں سے بعض جو خریدتے ہیں کھیل تماشا تاکہ بغیر علم کے اللہ کے راستے سے گمراہ کرے، اور اسے تماشا بنائے، یہی لوگ ہیں جن کے لیے رسواکن عذاب ہے)[4]۔

مفسرین نے لہو الحدیث کی تفسیر میں کہا ہے: اس سے مراد ہر وہ چیز ہے جو اللہ کے ذکر سے انسان کو غافل کر دے اور اس میں گانے اور کھیل تماشا شامل ہے[5]۔ لہذا انٹرنیٹ پر کھیلی جانے والی گیمز مجموعی طور انہی میں شامل ہیں۔

دوسری دلیل: (یقیناً شیطان یہ چاہتا ہے کہ وہ تمہارے درمیان دشمنی اور عداوت ڈال دے شراب و جوے کی وجہ سے اور تمہیں اللہ کے ذکر اور نماز سے روک دے، تو پس کیا تم اس سے رکنے والے ہو؟)[6]۔

اس آیت میں اللہ تعالی نے شراب اور جوے کو حرام کر دیا ہے اور لہو و لعب جوے کی ایک قسم ہے لہذا یہ بھی حرام ہے۔ اور نتیجۃ انٹرنیٹ والی گیمز بھی حرام ہیں۔ لیکن اس استدلال پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ یہاں آیت میں میسر (جوے) سے مراد ایسی مقابلے اور گیمز ہیں جن میں دو لوگ اس طرح شریک ہوں کبھو جیت گیا وہ ہارنے

---

۱ صحیح بخاری، کتاب الصلاۃ، باب اصحاب الحراب فی المسجد، حدیث: ۴۵۴

۲ سنن ابی داود، کتاب الجہاد، باب فی السبق علی الرجل، حدیث: ۲۵۷۸

۳ صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب المسابقۃ بین الخیل وتضمیرھا، حدیث: ۱۸۷۲

۴ القرآن، ۳۱/۶

۵ جصاص، احمد بن علی، احکام القرآن، تحقیق: محمد قمحاوی (بیروت: دار احیاء التراث، طبع سال ۱۴۰۵ھ) ۵/ ۲۱۳

۶ القرآن۔ ۵ /۹۱

والے کا سارا مال لے جائے گا، تو دونوں میں سے ہر ایک دوسرے کے مال کو ہڑپ کرنے کی کوشش میں رہتا ہے[۱]، جبکہ انٹرنیٹ والی گیمز ایسی نہیں ہیں۔ لیکن اس کا جواب یوں دیا ہے کہ میسر کو ایک ہی شکل میں بیان کر دینے سے اس لفظ کے وسیع مفہوم کو تنگ کرنا لازم آتا ہے کیونکہ امام مالکؒ نے میسر کی دو قسمیں بیان کی ہیں؛ ایک میسر اللھو ہے جس میں شطرنج اور نرد شامل ہیں اور دوسرا میسر قمار ہے جس میں ہر وہ چیز شامل ہے جس میں لوگ اپنے آپکو رسک اور خطرے میں ڈالتے ہیں[۲]۔

تیسرا قول: تیسرے قول کے حامل علما کا کہنا ہے کہ چونکہ انٹرنیٹ پر گیمز کھیلنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اس لیے غیر مفید کام کو ترک کرنا زیادہ اولیٰ ہے اور چونکہ ایسی گیمز مسلسل کھیلنے سے بدن اور صحت کو نقصان پہنچ سکتا ہے جیسا کہ دوسرے قول کے حامل علمانے کہا ہے اس لیے ایسی گیمز کا کھیلنا مکروہ ہے[۳]۔

راجح قول:

انٹرنیٹ موجود گیمز کے جہاں فوائد ہیں وہاں نقصانات بھی ہیں، اس لیے تمام گیمز کے بارے میں ایک ہی جیسا حکم نہیں لگایا جا سکتا، بلکہ ہر گیم کا پہلو مد نظر رکھ کر شرعی حکم لگایا جائے گا۔ مثلا:

حرمت کا حکم: ایسی گیمز جن میں عقیدہ توحید کی خلاف ورزی کی جائے مثلا بتوں کی پوجا، صلیب کا نشان، عقیدہ حلول یا کوئی بھی بدعت کا ارتکاب کیا جارہا ہے، یا جادو سکھایا جارہا ہے، کفار کی عیدوں کی تعظیم کی جارہی ہے، جوا کھیلا جارہا ہے وغیرہ تو ایسی گیمز کا کھیلنا حرام ہے۔

مباح کا حکم: البتہ جن گیمز کے کھیلنے سے عقلی صلاحیات، فکری مہارات، میں اضافہ ہو، خصوصا جن گیمز میں معذور افراد کی تعلیمی سرگرمیوں کو بہتر بنایا جائے ایسی گیمز کا کھیلنا مباح ہے۔

مکروہ: البتہ جن گیمز کے کھیلنے سے نہ عقیدہ توحید پر ضرب لگے اور نہ اخلاقی لحاظ سے دین کی خلاف ورزی ان میں پائی جائے، بلکہ بدنی اور صحت کے نقصانات ان کے کھیلنے پر مشتمل ہوں، وقت کا ضیاع ہو، وجبات کی ادائی میں سستی اور غفلت کا سبب بنیں، حقوق فرائض کی ادائی میں غیر ذمہ داری کا مظاہرہ ہو ان کا کھیلنا مکروہ ہے۔

---

۱ دیکھئے: htpps:/ www.fikhguide.com

۲ محمد بن احمد قرطبی، تفسیر القرطبی (مصر: دار الشعب، طبع بدون تاریخ)۳/ ۵۲

۳ الالعاب الاکترونیہ بین الترویح والادمان ص۸۹ ۷

بر صغیر کے علما کا پب جی گیم اور آن لائن گیم کھیلنے کے بارے فتویٰ

ذیل میں کچھ فتاوی ہیں جن میں دور جدید کی آن لائن گیمز کے بارے شرعی رہنمائی دی گئی ہے:

پہلا فتویٰ: دار الافتا ، جامعہ العلوم الاسلامیہ ، بنوری ٹاون کراچی سے یہ فتوی (فتوی نمبر:144111200499) صادر ہوا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ سائل سوال کرتا ہے کہ کیا پب جی گیم کھیلنا جائز ہے ؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ایسی گیم جس میں بتوں کی پوجا کرنے جیسے مناظر پائے جاتے ہیں اور کھیلنے والے بتوں کے سامنے جھکنا پڑتا ہے ان کا کھیلنا ناجائز ہے، عمدا ایسی گیم کھیلنے والے مسلمان کو اپنے ایمان اور شادی شدہ ہونے کی صورت میں نکاح کی تجدید کرنا لازم ہو گا، اور اگر ایسے مناظر نہیں پائے جا رہے تو دوسرے مفاسد پائے جانے کی وجہ سے ایسی گیم سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔[۱]

دوسرا فتویٰ: دار العلوم دیوبند، انڈیا سے بھی جاری ہونے والے فتویٰ (فتوی نمبر:168426) میں یہی کہا گیا ہے کہ ایسی گیم جس میں ایسے کام پائے جائیں جو شرعا مفاسد کہلاتے ہیں، جن کے کھیلنے سے وقت کا ضائع ہوتا ہو اور مسلسل کھیلنے کی وجہ سے آدمی کا ذہن منفی ہونا شروع ہو جائے اور ان میں تصاویر بھی پائی جائیں ان سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔[۲]

تیسرا فتویٰ: فقہ اکیڈمی پاکستان، کراچی سے بھی پب جی گیم کے بارے صادر ہونے والے فتوی (فتوی نمبر:3433) میں یہی موقف اپنایا گیا ہے کہ اس گیم میں چونکہ لہو و لعب اور دین سے دور ہونے جیسے کئی ایک مفاسد پائے جاتے ہیں اس لیے ایسی گیمز سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔[۳]

چوتھا فتویٰ: عثمانی دار الافتا سے بھی ۲۰ فروری ۲۰۱۹ کو صادر ہونے والے فتویٰ میں یہی حکم دہرایا گیا ہے۔[۴]

تیسری بحث:

انٹرنیٹ پر کھیل کھیلنے (E-Games) سے مرتب ہونے والے نقصانات کی ذمہ داری اور خرید و فروخت کے احکام

انٹرنیٹ پر کھیل کھیلنے سے سب سے پہلے کھیل کھیلنے والے پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

---

۱ https://www.banuri.edu.pk/readquestion/ ۔کیا پب جی گیم کھیلنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے؟

۲ https://darulifta-deoband.com/home/ur/halal-haram/168426

۳ /http://fiqhacademy.com.pk/Fatawaa/Post/824

۴ https://aamirusmanimilli.blogspot.com/2019/02/blog-post_82.html

کھیل کھیلنے والے کی ذمہ داری: قرآن وسنت کی بے شمار ادلہ اس بات کی رہنمائی کرتی ہیں کہ انسان کو اللہ تعالیٰ نے بہت زیادہ صلاحیتوں سے نوازا ہے جن کو وہ بروئے کار لا کر مختلف کام کر سکتا ہے اور ذمہ داریاں نبھا سکتا ہے جن کے بارے میں اسے روز محشر سوال بھی کیا جائے گا۔

اس ذمہ داری کا تقاضا یہ ہے کہ انسان ان صلاحیتوں کی بدولت اپنے معاملات کا آزادانہ مالک اور تصرف کرنے والا ہوتا ہے کہ وہ اگر اچھا کرے یا برا کرے تو اسے اس کام سے کوئی روک نہیں سکتا۔ اس ذمہ داری کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنی ذمہ داریوں کو امانت سمجھ کر ادا کرے، خیر کے کاموں میں سبقت لے اور برے کاموں سے بچے۔ تاہم یہ بات یاد رہے کہ یہ ذمہ داری انسانی کی مطلق العنانیت کے منافی نہیں ہے؛ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جب اسے پیدا کیا تو اسے آزادی کی نعمت، غور وفکر کی نعمت، پسند و ناپسند کی نعمت اور ارادہ ومشیئت کی نعمت سے نوازا ہے۔ البتہ یہ بات یاد رہے کہ یہ آزادی، اختیار، غور وفکر کی نعمتیں دین کو اختیار کرنے تک محدود ہیں ایک مرتبہ دین اسلام کو اختیار کر لیا تو اسکے بعد انسان اس دین کے اوامر ونواہی کا پابند ہو جاتا ہے۔ لہذا انسان اپنے عقیدے کی نادرستگی، عقل کے ضیاع، بد اخلاقی، صحت کی خرابی، وقت اور مال کے ضیاع کا ذمہ دار ہے اگر ان کی حفاظت نہیں کرے گا تو اسے ان کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ اس لیے اپنی ان نعمتوں کو ایسے کاموں میں صرف کرے کہ ان کو جواب دے سکے۔ کہیں انٹرنیٹ پر کھیلی جانے والی گیمز ان نعمتوں کے غلط استعمال کا سبب نہ بن جائیں۔

حکام کی ذمہ داری :

انٹرنیٹ پر گیمز کھیلنے سے ہونے والے نقصانات سے بچاؤ کے لیے ولی الامر (حکمران) کا بہت اہم کردار ہے اور رعایا کی خیال رکھنا، ان کی فلاح وبہبود کے لیے کام کرنا حکمرانوں کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ یہ ذمہ داری رعایا اور ایریے کے اعتبار مختلف ہوتی ہے۔ ایسی گیمز جن کے مسلسل کھیلنے سے نقصانات جنم لے رہے ہیں ان سے بچاؤ میں حکمرانوں کا کردار بہت اہم ہے۔ اگر بچوں کو مسلسل ایسی گیمز کھینے سے نہ روکا گیا تو صحیح عقل وفکر والے لوگوں کا معاشرے میں وجود ختم ہو جائے گا۔ اور نتیجۃً معاشرے میں فساد عام ہو جائے گا۔ اس لیے حکمرانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے اپنی رعایا کو ایسی کاموں سے منع کریں جن سے انہیں نقصان ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ بچوں کو یا تمام لوگوں کو گیمز کھیلنے سے منع کر دیا جائے، بلکہ اس کا

مطلب یہ ہے کہ ایسی گیمز جن کے کھیلنے سے حقیقی طور پر نقصان ہو رہا ہے ان سے منع کیا جائے[1]۔ دین اسلام ایک عالمگیر دین ہونے کے ساتھ ساتھ فطرتی دین بھی ہے کہ جس نے لوگوں کی فطرت کا بھی خیال رکھا ہے اسی لیے کھیل کھیلنے اور تفریح حاصل کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

لیکن سوال یہ ہے کہ ایک بچہ جب عاقل ہو جائے مگر سن رشد کو نہ پہنچے تو کیا حکمران اسے ایسی گیمز کھیلنے سے منع کر سکتے ہیں؟ تو اس مسئلہ میں دو اقوال ہیں:

پہلا قول: ایسے بچے کی چونکہ اہلیت ناقص ہے لہذا اس ملکیت ہی مال میں تسلیم نہیں کی جائے گی۔ مالکی، شافعی، حنبلی فقہا کے ساتھ ساتھ امام ابو یوسف اور امام محمد نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے[2]۔ اور **(وابتلوا الیتامیٰ)** آیت میں بچے کو اس کے عاقل اور راشد (مال میں صحیح تصرف کرنے کی صلاحیت رکھنے پر) ہونے پر مال ان کے سپرد کرنے کا حکم دیا ہے[3]۔

دوسرا قول: ایسے بچے کو کسی قسم کے تصرف سے نہ منع کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس پر کوئی پابندی لگائی جا سکتی ہے۔ کیونکہ فرمان الٰہی: **(ولا تاکلوھا اسرافا)** میں بچے کے مال میں ولی کو اسراف کرنے سے منع کیا گیا ہے اس ڈر سے کہ کہیں وہ بڑا ہو گیا ہو تو اس پر اس ولی کی ولایت ختم ہو چکی ہو گی۔ لہذا جب اس بچے کے بڑے ہونے کے بعد اس پر ولی کی ولایت ختم ہو جاتی ہے تو اس پر حجر (پابندی) تو بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ بچے پر ولایت تو ضرورت کی وجہ سے ہوتی ہے تو جب بچہ خود تصرف کرنے کا اہل ہو جائے گا تو وہ ولایت ختم ہو جائے گی[4]۔

---

۱ بچہ جب ایسی گیمز کھیلے جن سے اسے نقصان ہو رہا ہو تو حکمران اس سے منع کر سکتا ہے اور جو گیمز مفید ہیں ان کو کھیلنے سے منع نہیں کر سکتا۔ دیکھئے: محمد بن عبدلوھاب،، مختصر الانصاف والشرح الکبیر، تحقیق: عبدالعزیز بن زید رومی، ڈاکٹر محمد بلتاجی، ڈاکٹر سید حجاب (ریاض: مطابع الریاض، طبع اول بدون تاریخ) ۱/ ۵۵۲

۲ قرافی، احمد بن ادریس، شہاب الدین، الذخیرہ (بیروت: دار الغرب، طبع ۱۹۹۴م) ۴/ ۲۰۱؛ شمس الدین محمد بن احمد، الاقناع فی حل الفاظ ابی شجاع (بیروت: دارالفکر، بدون طبع) ۲/ ۳۰۰؛ المغنی ۴/ ۲۹۶؛ شمس الدین، السرخسی، المبسوط (بیروت: دار المعرفہ، بدون طبع) ۲۴/ ۱۵۷

۳ سفیان ثوری، تفسیر الثوری (بیروت: دار لکتب العلمیہ، طبع اول: ۱۴۰۳ھ) ۱/ ۸۸؛ جزیری عبدالرحمن بن محمد، الفقہ علی مذاہب الاربعۃ (بیروت: دار الکتب العلمیہ، طبع دوم ۱۴۲۴ھ) ۲/ ۲۳۷

۴ المبسوط، ۲۴/ ۱۵۹

اسی طرح ظہار اور قتل کی آیات والی آیات سے بھی پتہ چلتا ہے کہ ان آیات میں خطاب ہر اس شخص کو ہے جس میں ظہار اور قتل کے اسباب متحقق ہو جائیں وہ سفیہ ہو یا غیر سفیہ ہو۔ تو جس طرح سفیہ کا کسی کے مال کو اتلاف کرنا بالغ اور راشد کی طرح ہے اسی طرح اس کے تصرف کو اس کے مال میں ثابت کیا جائے گا[1]۔

راجح

ان آراء میں اگر دیکھا جائے تو جمہور کی رائے دلائل کی قوت کی وجہ سے زیادہ قوی ہے کہ ایسے بچوں کو ان کے مال نہیں دینے چاہیئے۔ اور ان پر پابندی انہی کے مال کی حفاظت کے لیے ہے۔ تاہم یہ بات یاد رہے کہ بچوں کے لیے اگر ایسی گیمز کھیلنا ضروری ہی ہے تو والدین کی ذمہ داری ہے کہ ایسی گیمز کو اختیار کیا جائے جن میں ان کے لیے مفید معلومات پائی جائے۔ اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ بچوں کی عمر کے مطابق گیمز کو اختیار کیا جائے۔

انٹرنیٹ پر موجود گیمز کی خرویدو فروخت

انٹرنیٹ پر کھیلی جانے والی گیمز کے وسائل کی خرید و فروخت

یہ بات بہت واضح ہے کہ انٹرنیٹ پر کھیلی جانے والی گیمز کو مختلف وسائل کے ذریعے کھیلا جاتا ہے جن میں سمارٹ فون، کمپیوٹر، ایل سی ڈی وغیرہ شامل ہیں۔ ایسے وسائل کبھی تو ایسی گیمز کھیلنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں جن کا کھیلنا حرام ہے اور کبھی ایسی گیمز کھیلنے کے لیے ان کو استعمال کیا جاتا ہے جن کا کھیلنا جائز و مباح ہے۔ اور فقہی قاعدہ ہے کہ جو **حکم اصلی مقاصد کا ہو وہی حکم وسائل** کا ہوتا ہے۔ چنانچہ اگر گیمز کا کھیلنا مباح اور جائز ہے تو ایسے وسائل کی خرید و فروخت بھی جائز ہے ورنہ حرام ہے۔

اگر مذاہب اربعہ میں دیکھا جائے تو معلوم ہو گا کہ ایک ایسی چیز جس کو حلال اور حرام دونوں مقاصد کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہو تو جو جانب غالب ہو گی اسی کے مطابق حکم لگایا ہے، چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ

فقہ حنفی میں ہے: "ہر وہ چیز جس کو حرام چیز فاسد کر دے لیکن غالب اس میں حلال ہو تو اس کی خرید و فروخت میں کوئی حرج نہیں ہے"[2]۔

فقہ مالکی میں ہے:"

---

۱ المبسوط ۲۴/۱۵۹

۲ بدائع الصنائع، ۵/۱۴۴

یہ بات مجھے اچھی نہیں لگتی کہ کوئی شخص اپنا گھر ایسے شخص کو فروخت کرے جو اسے کنیسہ بنالے"[۱]۔

فقہ حنبلی میں ہے:

"جس چیز سے کسی نہ کسی وجہ سے فائدہ حاصل کرنا جائز ہو-جیسے شراب ہے-اس کے ظاہری فائدے کی وجہ سے اس کی خرید و فروخت جائز ہے، گوشت کے لیے نہیں"[۲]۔

دلائل:

۱- اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (اور تعاون کرو نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں)[۳]۔

اس آیت میں جیسے نیکی کے کاموں میں تعاون کرنے کا حکم دیا گیا ہے اسی طرح برائی کے ماموں میں عدم تعاون کا حکم دیا گیا ہے اور نہی کا تقاضا یہ ہے کہ جس کام سے منع کیا گیا ہے وہ حرام ہے[۴]۔

۲- عقود و معاملات میں مقاصد اور حقائق کا اعتبار کیا جاتا ہے نہ کہ ظاہری الفاظ کا[۵]۔لہذا جس چیز سے نفع اور نقصان دونوں ہو سکتے ہوں تو جس چیز کے لیے استعمال کیا جارہا ہے اسی کے مطابق حکم لگایا جائے گا[۶]۔

انٹرنیٹ پر کھیلی جانے والی گیمز اور ان سے متعلقہ مٹیریل خریدنا

انٹرنیٹ پر موجود گیمز کو اور ان سے متعلقہ مٹیریل کو مختلف طریقوں سے خریدا جاسکتا ہے؛ بعض بالکل مفت اور بعض کی ادائی کرنی پڑتی ہے یا انہیں مختلف شاپنگ مالز سے خریدنا پڑتا ہے، بسا اوقات انہی گیمز کو سی ڈیز کی صورت کی صورت میں خریدنا پڑتا ہے، بعض گیمز کو پلے سٹور اور بعض کو انڈرائڈ سسٹم کے ذریعے خریدنا پڑتا ہے۔تو ان ذرائع سے ان گیمز کو خریدنے کا حکم وہی ہے جو حکم ان گیمز کے کھیلنے کا ہے۔اگر گیمز مباح مقصد کے لیے ہیں تو ان سے خریدنا بھی جائز ہے ورنہ منع ہے۔

---

۱ الفتاویٰ الکبریٰ، ۱۱/ ۴۲۴

۲ الفتاوی الکبریٰ، ۳/ ۱۲۵

۳ القرآن، ۵:۲

۴ المبسوط، ۱۱/ ۷/ ۲۳؛ شوکانی، محمد بن علی بن محمد، نیل الاوطار (بیروت: دار الجیل، طبع سال ۱۹۷۳ھ) ۱/ ۴۰

۵ اعلام الموقعین، ۳/ ۹۵

۶ محمد علیش، منح الجلیل (بیروت: دار الفکر، بدون طبع، ۱۹۸۹م) ۴/ ۴۵۴

البتہ وہ مٹیریل جو معلوم ہو کہ اس کا کام کیا ہے اور اس کا ان گیمز سے تعلق ہو اسے کوئی بھی کھلاڑی کھیل کے دوران مختلف طریقوں سے اجرت پر لیتا ہے، مثلا کھیل کے دوران اگر کار کی رفتار میں تیزی چاہیئے تو اس کے لیے کھلاڑی کو الگ طور پر رقم ادا کرنی پڑتی ہے جسے وہ ایک معین وقت تک استعمال کر سکتا ہے یا جیسے ہی وہ ہار جائے گا تو اس کی رفتار پھر سے کم ہو جائے گی۔ تو ایسا مٹیریل خریدنے کا کیا حکم ہے؟

جو کھلاڑی ایسا مٹیریل خرید رہا ہے وہ اس مٹیریل رقم کے عوض میں فائدہ حاصل کر رہا ہے۔ تو گویا کہ یہ اجارہ کا عقد ہے جس میں اس کی جائز شروط کا پایا جانا ضروری ہے۔ تو اگر گیم مباح ہے تو یہ عقد بھی مباح ہے بصورت دیگر حرام ہے۔

ابن قیمؒ فرماتے ہیں: "کہ جن چیزوں کے فوائد آہستہ آہستہ کر کے حاصل ہوتے رہتے ہیں اور وہ اصل چیز باقی رہتی ہے تو ایسی چیز کا حکم وہی ہے جو اسکے فوائد کا حکم ہے، لہذا اگر فوائد ٹھیک ہیں تو عقد اجارہ بھی ٹھیک ہے۔"[1]۔

اسی طرح حافظ ابن حجرؒ نے اس حدیث:

((كان النبي ﷺ أحسن الناس خلقاً، وكان لي أخ -يقال له: أبو عمير- قال: أحسبه فطيم، وكان إذا جاء قال: يا أبا عمير، ما فعل النغير!))[2]

"کی شرح میں فرمایا ہے کہ جن گیمز کے کھیلنے سے ایک بچہ تفریح حاصل کرتا ہے والدین کو چاہیے کہ ایسی گیمز اگر مباح ہیں تو ان میں پیسے خرچ کر کے اپنے بچے کے لیے ایسا تفریح کا ماحول پیدا کرنا جائز ہے"[3]۔

لیکن اگر وہ مٹیریل ہی مجہول ہو کہ اس میں کیا ہے، اس کا کام ہے تو ایسی صورت میں اگر وہ کھلاڑی کوئی بھی ایسا پیکج حاصل کر لیتا ہے تو اسے یا تو فائدہ ہو گا یا نقصان ہو گا تو یہ غرر کی شکل ہے جس سے منع کیا گیا ہے[4]۔ ویسے بھی معقود علیہ کی صفت غیر معلوم ہو تو ایسا عقد بیع درست نہیں ہوتا[5]۔

---

۱ شیخ الاسلام، ابن تیمیہ، کتب ورسائل وفتاوی ابن تیمیہ، تحقیق: عبد الرحمن بن قاسم (مکتبہ ابن تیمیہ، طبع دوم بدون تاریخ) ۵۵۰/۲۰

۲ صحیح بخاری، کتاب الادب، باب الکنیۃ للصبی وقبل ان یولد للرجل، حدیث:۶۲۰۳

۳ عسقلانی، احمد بن حجر، فتح الباری، تحقیق: محب الدین الخطیب (بیروت: دار المعرفۃ) ۱۰/ ۵۸۴

۴ صحیح مسلم میں یہ روایت موجود ہے: عن أبي هريرة رضي الله عنه قال: "نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن بيع الحصاة وعن بيع الغرر"، کتاب البیوع، باب بطلان بیع الحصاۃ والبیع الذی فیہ غرر، حدیث نمبر: ۱۵۱۳

۵ مصطفیٰ سیوطی، مطالب اولی النہی (دمشق: المکتب الاسلامی، طبع ۱۹۶۱م) ۳/ ۲۷

انٹرنیٹ پر گیم کھیلنے کے لیے اکاؤنٹ بنانا اور اسے فروخت کرنا

انٹرنیٹ پر گیم کھیلنے کے پروسیجر میں سے یہ بھی ہے کہ کھلاڑی کو ایسی گیم کھیلنے کے لیے ایک اکاؤنٹ بھی بنانا پڑتا ہے جس کے ذریعے اسے اپنی مطلوبہ گیم تک رسائی ملتی ہے۔ جس کے لیے اس کے پاس ایمیل آئی ڈی ہونی چاہیے تاکہ وہ آسانی سے اکاؤنٹ بنا سکے، ایسا اکاؤنٹ کبھی تو مفت میں بن جاتا ہے اور کبھی اس کے لیے کچھ رقم کی ادائیگی بھی کرنی پڑتی ہے۔ ایسے اکاؤنٹ کو بنانے کا شرعی حکم یہ ہے کہ جس گیم کے لیے یہ اکاؤنٹ بنایا گیا ہے وہ اگر مباح ہے تو ایسا اکاؤنٹ بنانا بھی جائز ہے ورنہ اگر شرعی محظورات پائی جا رہی ہیں تو ایسا اکاؤنٹ بنانا بھی حرام ہے[۱]۔

اکاؤنٹ بنانے کے بعد جب ایک کھلاڑی کسی گیم کے آخری مراحل پر پہنچتا ہے تو وہ اسے بسا اوقات فروخت کر دیتا ہے اس حوالے سے انٹرنیٹ پر ایک مارکیٹ موجود ہے جو ایسے اکاؤنٹ بڑی بڑی رقم کے بدلے فروخت کر دیتے ہیں اور یہ ایک پیشہ بن چکا ہے کہ جن لوگوں کو انٹرنیٹ پر گیم کھیلنے میں مہارت حاصل ہو چکی ہو وہ یک اکاؤنٹ کھول کر ایک گیم میں آخری مراحل تک پہنچ کر اس اکاؤنٹ کو ایک خطیر رقم کے عوض فروخت کر دیتے ہیں، لیکن یہاں سوال یہ ہے کہ آیا اس طرح سے اکاؤنٹ کو فروخت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

تو اس مسئلہ میں عصر حاضر کے علما میں اختلاف پایا جاتا ہے:

پہلی رائے: اگر ایسے اکاؤنٹ میں موجود مٹیریل مباح ہو تو ایسے اکاؤنٹ کو فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے؛ کیونکہ اس کی صورت یہی ہے کہ ایک آدمی نے اپنے منفع کو حقیقی مال کے عوض فروخت کر دیا ہے اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کیونکہ معاملات اور خرید و فروخت کے معاملات میں اصل یہ ہے کہ ہر معلوم النفع والی چیز کی خرید و فروخت جائز ہے اور جو گیمز مباح ہیں ان کی خرید و فروخت میں کوئی حرج نہیں ہے۔

دوسری رائے: ایک کھلاڑی کو اپنا یہ اکاؤنٹ فروخت کرنا جائز نہیں ہے؛ کیونکہ جس ویب سائٹ پر اکاؤنٹ کھولا جاتا ہے اس کی طرف یہ شرط لگائی جاتی ہے اس اکاؤنٹ کو فروخت نہیں کیا جائے گا[۲]۔ کیونکہ اس کیکوئی حقیقت نہیں ہے اور نہ ہی کھلاڑی اس کا مالک ہوتا ہے، تو یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی غیر ملوکہ چیز فروخت کرے[۳]۔

---

۱ ڈاکٹر یاسر الخضیری، المعاوضة فی الالعاب الالکترونیہ، یہ بحث جامعة الامام محمد بن سعود کے مرکز التمیز البحثی میں ۲۳/۰۶/۱۴۴۰ھ کو پیش کی گئی، ص۲۰

۲ ڈاکٹر حسین شہرانی، المعاوجات فی الالعاب الالکترونیہ، یہ بحث جامعة الامام محمد بن سعود کے مرکز التمیز البحثی میں ۲۳/۰۶/۱۴۴۰ھ کو پیش کی گئی، ص۳۷

۳ شبکہ مشکاۃ اسلامیہ، شیخ عبد الرحمن السحیم کا فتویٰ

لیکن اگر غور و فکر کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ پہلی رائے زیادہ راجح ہے؛ کیونکہ یہ ایک مسلم اور حقیقی بات ہے کہ اس وقت عموما کام آن لائن ہی ہو رہے ہیں جن میں یہ گیمز کی خرید و فروخت اور کاؤنٹ بھی شامل ہیں اس لیے ایسے اکاؤنٹ کی حقیقت کا انکار نہین کیا جا سکتا نتیجۃ ایسی چیزیں مملوکہ شمار ہوتی ہیں۔ جس کی واضح دلیل یہ ہے کہ ایسی گیمز تب تک نہیں کھیلی جا سکتیں جب تک ایسا اکاؤنٹ نہ کھولا جائے، اور جس کا وہ اکاؤنٹ ہوتا ہے اس کے علاوہ اور کوئی اس اکاؤنٹ میں داخل بھی نہیں ہو سکتا۔ لہذا ایسا اکاؤنٹ فروخت کرنا جس میں کسی قسم کا کوئی مشتبہ اور حرام مٹیریل نہ ہو اور اس سے فائدہ حاصل کرنا جائز ہے جبکہ غیر ضروری اس کی قیمت میں مبالغہ نہ ہو[۱]۔ واللہ اعلم

نتائج بحث

۱- تفریح حاصل کرنا انسانی فطرت کا تقاضا ہے اس لیے دین اسلام نے انسان کو کسی بھی ایسی سرگرمی کے ذریعے تفریح حاصل کرنے سے منع نہیں کیا جس کے ذریعے بنیادی ذمہ داری کی ادائی، فرائض وواجبات کی ادائی میں غفلت نہ ہو۔

۲- عصر حاضر میں کھیلی جانے والی جن گیمز میں دینی، اخلاقی، سماجی اور معاشرتی مفاسد پائے جاتے ہیں ایسی گیمز کھیلنا، خرید و فروخت کرنا اور اکاؤنٹ بنانا حرام ہے۔ بصورت دیگر مباح ہے ۔

۳- انہی گیمز کا شرعی حکم (اباحت و حرمت) ہی انہی گیمز کے لیے بنائے گئے اکاونٹ پر لاگو ہوگا۔

۴- والدین کی ذمہ داری ہے کہ بچوں کے لیے ایسی گیمز کا انتخاب کریں جن میں کوئی شرعی ممانعت نہ پائی جاتی ہو اور ان کی ہر وقت نگرانی کریں۔

۵- برصغیر کے علما کے فتاویٰ کے مطابق ایسی گیمز جن کو کھیلنے سے آدمی میں اخلاقی برائیاں، دین سے دوری، عقیدہ توحید میں خلل آئے ان سے بچنا ضروری ہے، بلکہ ایسی گیمز کھیلنا حرام ہے۔

---

۱ ڈاکٹر ھیلۃ بن یابس، المعاوضات فی الالعاب الالکترونیہ، یہ بحث جامعۃ الامام محمد بن سعود کے مرکز التمیز البحثی میں ۲۳/۰۶/۱۴۴۰ھ کو پیش کی گئی، ص ۴۲؛ منال بنت سلیم، الالعاب الالکترونیہ واحکامھا الشرعیہ، مجلۃ الجمعیہ الفقہیہ السعودیہ، شمارہ:۴۹، ۲۰۱۹-۲۰۲۰، ص ۴۷۰